سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۸۸ | آن مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — نمبر ۹ | سلسلۃ القدیم جلد ۵ — نمبر ۹

۲۲ محرم ۱۳۲۴ ہجری علٰی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء — جمعۃ المبارک

چہ گویم با تو از آلی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی تعرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ سے ...
معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ
عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے۔ ان سے بحساب بعد لیجائیگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینیجر
... عمار ... ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
از دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
آن نہ از خود از ہمان جا ہست
از ملائک از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات از ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکسر و دوری ازان علیحناب

مصطفٰے ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر کہ ثابت شد و ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا روپیہ حضرت مسیح موعود کے نام نہیں بھیجنی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ (سہ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ تین بار۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵۔فروری سنہ ۱۹۰۶ء۔ الہام "دردناک دکھ اور دردناک واقعہ"

اس کے بعد رویا مین دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والون مین سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ

میری بیوی یکایک مر گئی

یہ سنکر مین اٹھا ہون کہ اپنے گھر مین اطلاع کرون کہ پہلا الہام پورا ہوگیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ مین لیا اور چلنے کو ہی تہا کہ بیداری ہوگئی۔

یکم مارچ سنہ [illegible] زلزلہ آنے لگا ہے۔
فرمایا [illegible] زلزلہ [illegible]
[illegible]

پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی

گزشتہ سال کے ۴۔اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی دفعہ [illegible] کی متواتر وحی سے اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ [illegible] ایک اور شدید زلزلہ آنیوالا ہے۔ چنانچہ [illegible] رسالہ الوصیت [illegible] [illegible] علیحدہ اشتہارات [illegible] شائع ہوچکی [illegible] بالخصوص اخبار [illegible]

بہت ہنسی اڑائی۔ اور جاپانی پروفیسر اوموری کی بات پر یقین کیا۔ کہ اب کوئی زلزلہ نہ آئیگا۔ اور حضرت کی پیشگوئیون پر ناجائز حملے کئے۔ لیکن خدا کے مسیح نے اپنے خدا کی بات پر یقین کر کے خلقت کی خیر خواہی کیواسطے بار بار اس خبر کو شائع کیا۔ چنانچہ آخری اشاعت رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کی عبارت کو ہم اس جگہ نقل کرتے ہین اور وہ یہ ہے۔

"اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں صفحہ ۴۔

پھر صفحہ ۱۳ مین لکھا ہے چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام مین آیا تہا اس لئے خدا نے خبر دی کہ دوسرا زلزلہ بھی بہار مین ہی آئیگا۔ اور چونکہ آخر جنوری مین بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے یعنی اسی جنوری کے آخیر پر خوف کے دن شروع ہون گے اور غالباً مئی کے آخر تک وہ دن رہین گے۔"

یہ الفاظ الہام الٰہی کے ہین جو خلقت کو بدیون کے چھوڑنے اور نیکی کے اختیار کرنیکیواسطے توجہ کرنے کے لئے بار بار لکھے گئے۔ مگر افسوس ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ کی طرح کسی نے توجہ نہکی بجز سعید لوگون کے سو یہ کلام الٰہی ۲۷ اور ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب کو ایک بجکر بیس منٹ پر پورا ہوا۔ اور ایک زلزلہ آیا جو پہلے ۴۔اپریل سے زیادہ تیز تہا اور سب لوگ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یقین کیا کہ خدا کی بات کو پورا ہونیکا یہی وقت ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایسی پیشگوئی زلزلہ کے ساتھ جو رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۴ مین موجود ہے ایک اور پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی جو اسی صفحہ ۱۴۔ رسالہ مذکورہ مین درج ہے جو اسی واقعہ زلزلہ کی نسبت خبر دیتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

(رسالہ الوصیت دیکھو صفحہ ۱۴)

قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک

یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک بات ایسی آسمان سے نازل ہوگی جو تجھے خوش کر دیگی سو الحمد للہ والمنۃ کہ وہ بات یہی زلزلہ تہا جو ۲۸ فروری کو یعنی اس رات کو جو بدھ سے پہلے آتی ہے بعد آدھی رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب آگیا جس نے ہمین خوش کر دیا اور نادان مکذبون کو روسیاہ کر دیا فالحمد للہ ثم الحمد للہ اسی جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کے بعد صرف اسی جگہ ہی زلزلہ آیا ہے بلکہ امریکہ کے مختلف مقامات مین بھی اتنی بہار کے ایام مین نہایت تباہ کن زلزلے آچکے ہین اور یہ تمام زلزلے اس اس پیشگوئی کے مطابق واقع ہوئے ہین جو آخری اشتہار الوصیت مین شائع ہوئی تھی چنانچہ اشتہار الوصیت مطبوعہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کے یہ الفاظ ہین

"حوادث کے بارہ مین جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئینگے اور شدت سے آئینگے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دینگے اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جائیگی پھر وہ جو توبہ کرینگے اور گناہون سے دستکش ہو جائینگے خدا انپر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو"۔ اس پیشگوئی کے مطابق علاوہ پنجاب کے امریکہ و کولمبیا۔ مانی ٹیک۔ سینٹ پیری۔ سینٹ ڈون سینٹ صو صو اور دیگر مختلف مقامات مین زلزلہ آیا۔ چونکہ آج اخبار کی آخری کاپی کے چھپنے کا دن ہے اس واسطے زیادہ تفصیل اگلے اخبار مین درج ہوگی انشاء اللہ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

اخبار وطن اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر صاحب اخبار وطن نے اپنے خریدارون مین تحریک کی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے واسطے رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے بہتر کوئی میگزین نہین۔ اور مولوی محمد علی صاحب سے یہ خط و کتابت کی ہے۔ کہ اگر آپ رسالہ مین حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کا ذکر نہ کرین۔ تو مین بہت سے خریدار پیدا کردون۔ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن کو ملانون نے مرزائی کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور ادہر ہمارے بعض دوستون کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے اس کے متعلق حضرت مولوی محمد علی ایم۔اے کی آخری چٹھی جو صاحب وطن کے نام ہے۔ اور میرے پاس چھپنے کیواسطے آئی ہے۔ تمام غلط فہمیون کو دور کرنے کے واسطے کافی ہے

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تازہ تحریک جو اخبار وطن کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہمارے بعض دوستون کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارا جو کچھ اس مصالحت سے منشاء ہے۔ وہ یہ نہین کہ ہم اپنے عقیدون کو چھوڑ دین۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کے دعاوی کے دلائل کو ہم الگ ضمیمہ مین بیان کرین گے۔ باقی رہا اسلام۔ سو ہم وہی اسلام پیش کرین گے۔ اور وہی پیش کر سکتے ہین۔ جو ہمین ہمارے پیارے امام نے سکھایا ہے۔ ہم مردہ اسلام کے قائل نہین۔ اور نہ ہین۔ اس کو پیش کرین گے۔ احباب کی مفصل اطلاع کے لئے مین مناسب خیال کرتا ہون کہ آپ اس چٹھی کو جو اخبار وطن کو بھیجی گئی ہے۔ نقل اپنے اخبار مین چھاپ دین۔ تاکہ احباب کو اس تجویز کا اصل منشا معلوم ہو جائے

وھو ھذا

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا کارڈ پہنچا۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اس حصہ پبلک مین جو علماء کے زیر اثر ہے۔ اس سلسلہ کی کسقدر مخالفت ہے۔ ہر اعلیٰ ادنیٰ بات پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہین۔ اور شب و روز یہی کوشش ہے۔ کہ اس سلسلہ کو بدنام کیا جاوے۔ اگر سلسلہ کی صورت بدلنے مین صرف آپ سے ہی تعلق ہو۔ تو اور صورت ہے، مگر یہان بدظنی انتہا تک پہونچی ہوئی ہے ان بدگمانیون کے تدارک کے لئے پہلے معاملہ کو صاف کر لینا اور کہولکر دینا زیادہ مفید ہے۔ سو اول امر تو یہی ہے جس کو مین گزشتہ خط مین بھی لکہہ چکا ہون۔ کہ جس صورت مین ضمیمہ یا الگ رسالہ نکالنے کے لئے کثیر اخراجات درپیش ہین۔ تو اس کام کو اتنی جلدی کیونکر شروع کیا جا سکتا ہے آپ فرماتے ہین کہ ضمیمہ ابہی نکالا جاوے۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک قوم جو پانچ سال سے رسالہ کے ابتدائی

اخراجات کی متحمل ہوئی۔ اور سینکڑون مین ہزارون کا نقصان برداشت کرکے اس رسالہ کو جاری کیا نہین آج اس کل قوم کو الگ کرکے اس رسالہ کو اس مشن سے قطعاً بے تعلق کردیا جاوے اور ان کو ان کا معاوضہ بھی کچھ نہ دیا جاوے۔ اگر آپ کو صرف اس تجویز کی خاطر کہ آپ نے ریویو آف ریلیجنز کو جو احمدی مشن کا آرگن تھا اس مشن سے الگ کرنا چاہا۔ مرزائی کہا جاتا ہے تو آپ میری پوزیشن پر بھی غور فرماوین۔ کہ جس مشن کے آرگن کو اس مشن سے الگ کیا جاوے گا۔ اس کے خیالات اس الگ کرنے والے کے متعلق کیا ہون گے۔ اسمین شک نہیں۔ کہ میرے اکثر احباب نے بہت زیادہ حسن ظنی سے کام لیا ہے۔ مگر کثرت سے ایسے خطوط میرے پاس آئے ہین۔ کہ لوگ حیرانی ظاہر کرتے ہین کہ یہ تجویز کیوں کی گئی ہے۔ ابتدائی تجویز مین یہ عرض کیا گیا تھا کہ یہ صدمہ جو سلسلہ احمدیہ کو ریویو آف ریلیجنز کے الگ کرلینے سے پہونچے گا۔ اس کا ایک چھوٹا سا معاوضہ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ سلسلہ کے متعلق ہم ایک الگ رسالہ جاری کردین۔ مین کہتا ہون کہ یہ اس کا کچھ بھی معاوضہ نہین۔ اخبارون کے قائم کرنے اور چلانے مین جو دقتین پیش آتی ہین ان کا اندازہ آپ تو کرسکتے ہین۔ پھر آپ سمجھ سکتے ہین۔ کہ یہ تجویز جو منظور کی گئی تھی۔ اس مین اس سلسلہ کو کس قدر بڑی قربانی کرنی پڑی تھی۔ پس اگر یہ چھوٹی سی بات جو پیش کی گئی تھی۔ کہ چونکہ نئے رسالہ کا اجرا کثیر اخراجات کو چاہتا ہے۔ اس لئے جب تک ایک ہزار رسالہ کی امداد کا وعدہ نہو اس وقت تک نئی ترتیب کو شروع نہین کیا جاسکتا۔ اس پر بھی بدظنی پیدا ہوسکتی ہے تو مین نہین جانتا کہ یہ کام کیون کر چلیگا۔ جن لوگون کے دلون مین ہماری طرف سے ایسی بدظنی ہے۔ ان کے ساتھ معاملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ مین احمدی قوم پر یہ ظلم ہرگز روا نہین رکھ سکتا کہ ایک تو ان کا رسالہ ان کے سلسلہ سے الگ کیا جاوے۔ اور دوسرے ان کو اس کا معاوضہ بھی کوئی نہ دیا جاوے اور نہ ہی احمدی قوم اس تجویز کے ساتھ ایک لمحہ کے لئے بھی اتفاق کرسکتی ہے۔ پس آپ پسند کرین۔ تو اس امر کا اعلان کردین اور اس تحریک کو چھاپکر شائع کردین کہ جبتک ایک ہزار رسالہ کی اعانت کا وعدہ نہ ہوگا۔ جس مین سے پانسو کی قیمت پیشگی وصول ہوجاوے اس وقت تک نئی تجویز عمل مین نہین آسکتی۔ افسوس ہے کہ آپ ایک ہی پہلو پر زور دیتے ہین۔ کہ احمدی قوم کل نقصان برداشت کرے اور دوسرے پہلو پر غور نہین فرماتے۔

امر دوم۔ جو آپکے اس خط نے میرے دل مین سوال اٹھایا ہے یہ ہے کہ جس صورت مین میری اس چھوٹی سی التماس کو بدظنی پر محمول کیا گیا ہے تو آئندہ معلوم نہین اس کام مین کیسی کیسی بدظنیان پیدا ہون گی اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئین گی۔ اس لئے قبل اس کے جو مین کسی دوسرے کا ایک پیسہ بھی اعانت مین لون کھولکر بیان کردینا چاہتا ہون۔ تاکہ بعد مین کوئی دقت اور جھگڑا نہ ہو کہ ہماری طرف سے صرف یہ وعدہ ہے

کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے دلائل کو اس رسالہ مین پیش نہ کرین گے اور ان کو ضمیمہ مین پیش کرین گے لیکن یہ بات کو چھوڑ کر مین جو کچھ اس رسالہ مین لکھون گا۔ اس مین اپنے عقاید کا پابند ہونگا اور یہ منافقانہ کارروائی مجھسے ہرگز نہ ہوسکیگی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤن۔ مثلاً میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور یہی ایک خصوصیت ہے جو اس کو تمام دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے اور کہ اللہ تعالیٰ جس طرح سے قدیم زمانہ مین اپنی برگزیدہ بندون کو اپنی مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا تھا اسی طرح اب بھی کرتا ہے۔ مین چونکہ علی البصیرت اس عقیدہ پر قائم ہون۔ اس لئے یہ ہرگز نہین ہوگا کہ اسلام کے فضائل اور اس کی خصوصیات کو بیان کرتے وقت مین اس بات کو چھپا لون اور اس کا ذکر نہ کرون۔ ایسا کرنا میرے نزدیک وہی نفاق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ ایسا ہی مین اس عقیدہ پر قائم ہون اور علی البصیرت قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہین اور کسی نبی کو کسی قسم کی فضیلت آپ پر نہین دیگئی۔ اور آپ کے معجزات بھی سب نبیون سے بڑھکر اور سب سے زیادہ ہین ہین اور کہ ایسی معجزات جو حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے ہین۔ مثلاً مردوں کا زندہ کرنا یہ واقعی اور حقیقی معنون مین صحیح نہین ہین اور نص صریح فیمسک التی قضی علیہا الموت کے خلاف ہین ہان اس رنگ مین وہ صحیح ہین کہ آپ روحانی مردون کو زندہ کرتے تھے یا یہ کہ ایک مریض جس کی حالت بالکل موتی کی طرح ہوگئی ہو۔ وہ آپ کی دعا سے اچھا ہوگیا ہو اور ایسا ہی مین اللہ تعالیٰ کی توحید کے عقیدہ پر قائم ہون کہ کسی بشر کو خدا تعالیٰ اپنی صفات مین شریک نہین کرتا پس یہ صحیح نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی پرندون کے خالق تھے۔ جیسا کہ عام مسلمانونکا اعتقاد ہے یا یہ کہ ایک ایسا دجال آئیگا جو اللہ تعالیٰ کی قدرتون کا مالک بن بیٹھیگا اور مردون کو زندہ کریگا اور جہان چاہیگا بارش برسائیگا ایسے اعتقاد میرے نزدیک مشرکانہ ہین اور انکی بیخ کنی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ یہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ اس امت کے ساتھ سچا وعدہ ہے کہ آنحضرت کے خلفا اسی امت سے ہونگے باہر سے کوئی نہین آئیگا۔ اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور آپکے بعد کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہین آسکتا کہ اس کو بدون وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ملی ہو اور خدا تعالیٰ کی وہ انعام جن کا دروازہ اس نے اس امت کیلئے کھلا رکھا ہے یعنی مکالمہ مخاطبہ کا انعام وہ بدون وساطت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اب دنیا مین کسی کو حاصل نہین ہوسکتے اور نیز مین اس عقیدہ پر قائم ہون کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ بزور شمشیر دین پھیلانیکے نہ تھے۔ اور نہ ہی آپکے کسی سچے جانشین کے جنگ اس غرض کے لئے تھے کہ جو لوگ اسلام کو قبول نہ کرین ان کو تہ تیغ کیا جاوے اور نہ کوئی ایسا شخص آپکے بعد آنیوالا ہے۔ جو بزور شمشیر دین کو پھیلائے۔ اور جسقدر حدیثوں سے یہ معلوم ہو وہ

وضعی ہین۔ خدا کا دین اس کے نشانون اور دلائل اور براہین سے ہی پھیلیگا۔ اور مین اس عقیدہ پر بھی قائم ہون کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہین جیسا کہ دوسرے تمام انبیا ان سے پہلے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بعد فوت ہوگئے ہین اور جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر زور نہ دیا جاوے۔ اس وقت تک عیسائی مذہب کی ترقی نہین رک سکتی۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی عیسائی مذہب کا شہتیر ہے۔ میرے نزدیک حضرت عیسیٰ کے زندہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا عیسائی مذہب کی تائید کرنا ہے اور اسلام کی عظمت کبھی قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ غلط عقاید سے خلاف پوری زور سے جہاد نہ کیا جاوے۔

مینے یہ باتین اس لئے نہین لکھین کہ ان سبکا ذکر بار بار رسالہ مین کیا جائیگا بلکہ اس لئے کہ کسی موقعہ پر بحث کرتے ہوئے اگر ان سوالون مین سے کوئی سوال ہمارے سامنے آئیگا۔ تو مین اپنے عقیدہ کے مطابق لکھونگا اور کھولکر لکھونگا جس چیز کو الگ کرنا ممکن ہے وہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعوی اور اس دعوی کے دلائل اور پیشگوئیاں اور نشانات وغیرہ اور اگر آپ غور کرینگے تو آپ آسانی سے سمجھ لین گے کہ یہ ممکن ہی نہین کہ رسالہ کی کوئی ایسی صورت بن سکے جسمین ان باتونکا ذکر ہی نہ آئے خواہ مخواہ انکو درمیان مین لانا میرا مطلب نہین ہے مثلاً جہان انکی ضرورت نہ تھی۔ جیسے پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی سود وغیرہ کے مضامین مین جو لکھے جاتے ہین ان مین کہین ان باتونکا ذکر نہین پایا جاتا۔ حالانکہ کوئی شخص مانع نہ تھا۔ مگر ان چند فروعی مسائل میں اسلام محدود نہین ہزارون بحثین ایسی کرنی پڑینگی جنمین ان باتونکا ذکر آئیگا پس بجائے اس کے کہ بعد مین کوئی عہد شکنی کا الزام مجھپر لگایا جاوے مین پسند کرتا ہون کہ یہ بات پہلے ہی سے پیش کردیجاوے۔ اس کے بعد آپکے ناظرین مین سے یا دیگر مسلمانون مین سے جو لوگ مدد دینا چاہتے ہین وہ دین اور جب ان کی تعداد حد معین تک پہنچ جاوے۔ تو نئی ترتیب کو شروع کردیا جاوے۔ مینے جو اوپر جو کچھ بیان کیا ہے وہ صرف مثال کیطور پر ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ اس تحریر کو چھاپ کر اپنے ناظرین کی رائین اس کے متعلق معلوم کرین گے اس وقت جلدی کرنا مناسب نہین بلکہ جسقدر دیر سے اور پوری بحث ہوچکنے کے بعد یہ تجویز عمل مین آئیگی اسیقدر دیرپا ہوگی عجلت مین پیچھے نقصان بہت ہوتا ہے والسلام۔ مہربانی کرکے اس جمعہ کے پرچہ مین اسے درج فرمادین

خاکسار محمد علی۔ از قادیان

نوٹ۔ مین تو اس بات سے ہی حیران ہون کہ ان باتونکو الگ کرکے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے کونسا اسلام غیر قومون کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے ایک ہی امتیازی نشان مذہب اسلام کا ہے اسمین خدا تعالیٰ کی برکات کا دروازہ ابتک کھلا ہے ورنہ خالی قصے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہین کرسکتے اس اصول کو چھوڑکر نہ توحید ہی ثابت ہوتی ہے نہ رسالت۔ اسلام کی توحید کو پھر کیا فضیلت ہے یہودی بھی خدا کو واحد لاشریک مانتے ہین اور یہود وغیرہ بھی رسالت کا ثبوت اس لئے نہین دیتا کہ رسالت کی غرض تو یہ تھی کہ رسالت کے چراغ سے دوسرے لوگ اپنے چراغون کو روشن کرین اگر وہ نور جو نبی کریم کے پاس تھا اس کا کوئی حصہ اس کی امت کو نہین پہنچا تو اسکی تعلیم کا کیا فائدہ اور رسالت کسطرح ثابت ہوگی پس یہی ایک امتیازی نشان اسلام کا ہے اور اس کو چھوڑکر اسلام کو [illegible]

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی دربارہ مسیح موعودؑ

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا تھا۔ اس نسخہ میں جس قدر تفصیل نام بنام لکھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیشگوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔ لیکن کم از کم یہ نسخہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اسلام میں تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کے ابتدا میں تھا۔ نظم درج ذیل کی جاتی ہے۔

راست گویم بادشاہے در جہان پیدا شود
بعد ازاں میرزا محمد وارثش گردد پدید
چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہ مالک رقاب
شاہ فنا در بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
باز نوبت ابراہیم لودی چو رسد از لایزال
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
شاہ شاہاں مہربانیہا کند بر حال او
تا زماں آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
چوں کند عزم سفر زیں جا سوئی دار البقا
بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
بر جہاں گردد بعالم ملک او گردد خراب
در تحیر خلق افتد چوں جہاں گردد چنین
راستی کشتہ شود کبر و دغل گردد فزون
ہمچناں دو عشر پاسہ بادشاہی او کند
او براور برکند از حکم خود اندر جہاں
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
خلق را فی الجملہ اندر دور او گردد سکون
این چنین تا چند سال او پادشاہی را کند
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
ہمچنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
نادر آید ہم ز ایران او ستاند ملک ہند
چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
قوم سکھاں جبر و ستمہا کند بر مسلمین

نام تیمورے بود صاحبقران پیدا شود
والئے صاحب قراں اندر زماں پیدا شود
بعد ازاں اخوان شاہ انس و جان پیدا شود
گرد و آں ہم بعیش ہم ورآں پیدا شود
پس بدہلی والئے ہندوستان پیدا شود
ایں یقیں داں فتنۂ در ملک آں پیدا شود
ہم دراں افغاں یکے از آسمان پیدا شود
آنکہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
تا کہ قدر و منزلت زاں قدرداں پیدا شود
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود
شیر شاہ فانی شود۔ پورش براں پیدا شود
بعد ازاں اکبر شہ کشورستان پیدا شود
وارث او در جہاں شاہجہان پیدا شود
ثانی صاحب قراں شاہ جہان پیدا شود
تا کہ پورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود
از عجائبہا چہ گرداب جہان پیدا شود
ہمتر از آسمان آتش فشاں پیدا شود
دوست دشمن میشود شاک اندراں پیدا شود
تا ز فرزنداں کوچک بعد ازاں پیدا شود
والئے از خلق عالم سرفشاں پیدا شود
وانکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
مرہٹے بر زخمہائے مرداں پیدا شود
عاقبت از کوشکے ابدالیاں پیدا شود
غم بدر گردد ز عالم خوش جہان پیدا شود
آں پسر آید دریں شاہ زمان پیدا شود
قتل دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود
رخنہ اندر خاندانش زیں میان پیدا شود
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام تا صدی حکمش میان ہندیان پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہمے گویم شنو
عیسیٰ احمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آں پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

تیغ اسلام

اے ہمدردان اسلام۔ کب تک خواب خرگوش سے بیدار نہ ہونگے۔ دیکھئے زمانہ گرگٹ سا رنگ بدلا اور کچھوے کی طرح پاؤں نکالے آج اس بت پرست گروہ (ہنود) نے ایک نا باادب وار آریہ دہرم گھڑ اہل اسلام کیلئے آرہ اٹھایا اور آنکھیں دکھلانے لگا۔ جس نے جہالت کی پٹی کو کاٹ کر جہان کی آنکھیں کہولدیں۔ ادہر پادری بھی پاؤں پھیلانے لگے۔ اور اپنی اسی منسوخ شدہ کتاب کی تائید میں گاؤں گاؤں شہر شہر اپنے لکچرار کا دام بچھانے لگے۔ یوں سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً دیہاتیوں کو اسلام سے ورغلا کر آریہ اور عیسائی بنانے لگے۔ یہ ہی نہیں۔ بلکہ ان باطل مذاہب کے اخبارات نے تو اس ظلم پر کمر کسی کہ الاماں۔ ہمارے آقا رسول پاک صاحب لولاک سرور کائنات کی شان مبارک میں ایسی ایسی بے ادبیاں اور گستاخیاں لکھنی شروع کیں کہ جن کو دیکھ کے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ افسوس وہ اسلام جس کے سایہ سے کفار عالم کانپتے تھے۔ اور جسکی صدا سے آسمان گونجتے تھے۔ آج اس پر کیسے کیسے بے جا حملے ہو رہے ہیں۔ ہائے افسوس مسلمان اب بھی کروٹ بدلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ ورنہ انکی کیا مجال تھی۔ جو اسلام جیسے جلیل القدر مذہب سے آنکھ بھی ملا سکتے آہ اے اسلامی حمیت تو کدہر چلی گئی اور اے اسلامی ستارے تو کہاں ہے۔ آ۔ اور جلدی آ دیکھ۔ تیرے طالب ابھی بیدار ہیں بالکل سو ہی نہیں گئے۔

صوبہ پنجاب میں جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ دہریں سے تیسا کانہ اخبار مسلمانوں نے جنکے ہیں افسوس مسلمانوں کی طرف سے ایسے اخبار بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہیں جو ان بے ادبوں کو ادب سکھائیں اور اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کے دلوں سے وہ شکوک بد (جو ان کی وجہ سے ہوں) مٹائیں چونکہ اب گستاخانہ اخبارات کی تعداد برساتی مینڈکوں کی طرح روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ جن کی ٹرٹراہٹ کی صدا ہر مسلمان کے کان تک پہنچکر ان کا دل دکھا رہی ہے۔ علاوہ ازیں اب بھلا ہم کہاں تک صبر کئے جاویں اور یہ کیونکر اپنی آنکھوں سے دیکھے جاویں۔ کہ ہمارے بے عیب پاک دین پر اور ہمارے پیارے معصوم نبیؐ پر جھوٹے الزام لگائے جائیں۔ اور ہم چپ چاپ بیٹھے رہیں۔ آخر ہمیں اس اسلامی حمیت نے غیرت دلائی۔ تو ہم نے ان دشمنان دین کے سر کچلنے کے لئے اخبار تیغ اسلام فی الحال عشرہ وار جاری کر دیا ہے۔ جو ان بیجا حملہ آوروں کے لئے ایک تیغ آبدار کا حکم رکہتا ہے۔ مضامین بہ تفصیل ذیل ہیں۔ (۱) اسلامی حقانیت (۲) انجیل مروجہ کی تردید (۳) ویدوں کے جال دیا نند کے خصائل (۴) تیغ آبدار بر حملہ کفار (۵) مختلف کار آمد نسخے ونظم با اثر (۶) اسلامی خبریں (۷) عام خبریں۔ (۸) غیر ممالک کی خبریں وغیرہ قیمت سالانہ پیشگی للعہ پرچہ نمونہ ۱ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

خوش خبری۔ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے پیشتر کے خریداروں کو انعام میں ایک ایک گھڑی ۲۴ گھنٹہ چالی کی انعام میں دیگئی ہے۔ چونکہ اب تیغ اسلام کی اشاعت کو ترقی دینا منظور ہے۔ اس لیئے ہم خوشخبری پر اور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے پیشتر جو صاحب تیغ اسلام کی خریداری کے لئے پیشگی قیمت روانہ فرمائیں گے۔ ان سے بجائے للعہ روپیہ کے ہے قیمت اخبار لے کر وہی راسکوپ جیبی گھڑی ۲۴ گھنٹہ چالی کی معہ گارنٹی ۲ سال انعام میں دی جاویگی۔ لیکن یہ رعایت پر رعایت صرف

۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک کے لئے ہی ہے۔ بعد انعام پر انعام کے لئے خط وکتابت فضول ہے۔ البتہ کم استطاعت طلبا وغیرہ جو یکمشت ہے ادا نہیں کر سکتے۔ ان سے بطور قسط بھی قیمت اخبار لے کر وہی انعامی گھڑی انعام میں دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلی قسط عہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء سے پیشتر روانہ کریں۔

انعامی گھڑی۔ یہ گھڑی عام گھڑیوں میں شامل نہیں ہے بلکہ اس کے پرزے نہایت ہی مضبوط اور پائیدار ہیں۔ جن پر ہمیں پورا بھروسہ ہے۔ اسی لئے ہم اس کے چلنے کی گارنٹی ۲ سال کی لکھکر دیتے ہیں۔ اس کے پیچھے دو ڈھکنے ہیں۔ جو گرد وغبار سے گھڑی کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ڈائیل چینی کا ہے۔ کاغذی نہیں چابی اُوپر سے پھرائی جاتی ہے۔ اور سوئیاں بھی اُوپر سے ہی پن دبا کر گھمائی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ خوبی یہ ہے۔ کہ اس کا اسپرنگ یعنے چابی دینے کی کمانی نہیں ٹوٹتی۔ خواہ آپ سارے ہی دن چابی گھمائی جاویں۔ کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وقت کی ایسی سچی کہ اب تک صدہا انعام میں دی گئیں کسی کی شکایت نہیں آئی۔

خادم الاسلام یامین محمد خان منیجر و ایڈیٹر تیغ اسلام انبالہ شہر (پنجاب)

بدر منور

مورخہ ۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح۔ پارہ ۲۶۔ رکوع ۹

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ تا کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اُس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول تمہارے درمیان ارسال فرمایا ہے۔ جو شاہد ہے اور مبشر ہے اور نذیر ہے (ہر سہ الفاظ کی مفصل تشریح گذشتہ اشاعت میں کی جا چکی ہے) وہ رسول اس واسطے بھیجا گیا ہے۔ کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرو۔ اور گذشتہ غلطیاں جو کتب اور مسائل میں داخل ہوگئی ہیں۔ وہ سب دور ہو جاویں۔ اور تم اُس رسول کے ساتھ ہوکر اُسے قوۃ دو۔ اور دنیا کے اندر نیکی اور ہدایت پھیلانے کے واسطے اس کے ساتھی بنو۔ اور اس کی عزت اور تکریم کرو۔ کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔ اور اس کی توجہ سے اور دعا سے تم ہدایت کی طرف کھینچے گئے ہو۔ اور راہ راست پر لائے گئے ہو۔ اور صبح وشام خدا کا شکر کرو۔ اور اس کی تقدیس کرو۔ کہ اس نے تم پر اس قدر فضل اور رحمت کی۔ کہ تمہارے درمیان ایک ہادی مبعوث کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ خدا سے ہی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اُوپر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا۔ وہ اپنی جان کو نقصان میں ڈالیگا اور جس کسی نے یہ عہد پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا اجر عطا فرمائیگا۔ اس آیت شریف میں بیعت الرضوان کی طرف اشارہ ہے جس کا مفصل ذکر اس سورہ فتح کی تفسیر کی تمہید میں (اخبار بدر مورخہ ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۶ء) میں کیا جا چکا ہے۔ اور اس واسطے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس جگہ بیعت کے متعلق چند باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی نبی یا مامور یا امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنا ابتدا سے ایک اسلامی قاعدہ ہے۔ جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور سنت رسول اور عمل خلفائے کرام سے ظاہر ہے۔

۲۔ بیعت کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو بیچدینا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر تصریح کے لئے فرمایا ہے۔ جب ایک شخص کسی کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو اپنے آپ کو اس کے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے۔ اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی پر مقدم کرتا ہے۔ ہر حال میں اس کا حکم مانتا ہے۔ اور اس کی خاطر اپنا مال اور جان اور عزت قربان کرنے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔

۳۔ اول بیعت جو اسلام میں ہوئی۔ وہ اسی قسم کی بیعت تھی سورہ ممتحنہ میں تصریح بھی ہے۔ جہاں فرمایا ہے يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے۔ دوم۔ اسلام و جہاد پر بھی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کیا کرتے تھے۔ سوم۔ بیعت ترک معصیت والزام حسنات پر ہے۔ بلکہ بعض وقت ایسی ہی بیعت ہوتی ہے۔ کہ آپ نے کسی نے کسی سے بیعت لی۔ میں سوال نہ کرونگا۔ جیسا کہ سورہ ممتحنہ میں ذکر ہے۔ یہی تیسرے قسم کی بیعت ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی معہود خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مریدین سے لیتے ہیں۔ اور جس کے شرائط اخبار کے صفحہ اول پر درج ہیں۔ خلاصہ ان تمام شرائط کا یہ ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

(۴) یہ عہد نامہ دراصل صرف اس انسان کے ساتھ نہیں جس کے سامنے ہم بیٹھتے ہیں۔ اور جس کے ہاتھ پر ہم ہاتھ رکھتے ہیں۔ بلکہ عہد نامہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ جو ہر وقت ہمارے اعمال اور افعال اور خیالات کا شاہد ہے اسی واسطے فرمایا۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ انھوں نے اس قول وقرار کے وقت اپنا ہاتھ خدا کو دیا ہے اور یہ ایک بڑی سخت ذمہ واری کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو بھی اپنی بیعت لینے کے معاملہ میں جو حکم خدا تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔ اس کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ اور اس واسطے احمدی جماعت اس بیعت کے وقت اپنے آپ کو ایک بہت بڑی ذمہ واری میں ڈالتی ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ بلکہ اور لطیفہ ہے۔ کہ مرزا صاحب تو بیعت کے وقت فرماتے ہیں۔ احمد کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ اور احمد کے ہاتھ کے متعلق فرمایا گیا ہے۔ انما یبایعون اللہ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

چورن عزیزی نمک سلیمانی

امراض شکم و امعاد و ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ قراقر۔ باد گولا۔ درد شکم پیچش۔ سنگرہنی۔ تخمہ۔ تولنج۔ ہیضہ۔ طحال۔ دردسر۔ کھٹے ڈکار کا آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ سے بدمزا پانی چھوٹنا۔ نفخ کا ہوجانا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا۔ کافی بھوک کا نہ لگنا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ جملہ امراض شکم کے لئے بے مثل ہے۔ ہمارا نمک سلیمانی خوش مزا خوشبودار۔ خوراک کا تھوڑا۔ مولد خون صالح۔ چہرے کے رنگ کو نکھارنے والا ہے علاوہ ان کے یہ وصف عجیب اس میں پایا گیا ہے۔ کہ اگر قبض ہو۔ تو پیٹ کو نرم کر دیتا ہے۔ اور اگر دست آتے ہوں۔ تو پیٹ کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے غذا گنی ہو جاتی ہے۔ دودھ اور گھی کے ہضم کرنے میں بے مثل ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ایک شیشی نمک سلیمانی اور ایک بکس منجن کا ہوتا ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ قیمت بکس جس میں تین شیشی نمک سلیمانی اور چار بکس منجن کے ہوتے ہیں۔ چار روپیہ (للعہ)

المشتہر

حکیم منشی محمد عبد العزیز کامل کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت لاہور

اب اندھے بھی دیکھنے لگیں گے

امریکہ کے ایک پروفیسر نے ایک آلہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے بقول پروفیسر نہ صرف وہ اندھے جن کی بینائی وسط عمر میں جاتی رہی ہے بلکہ وہ بھی جو مادرزاد اندھے ہیں۔ دیکھنے لگیں گے۔ پروفیسر مذکور کا بیان ہے۔ کہ وہ اس آلے سے بالکل تیرہ و تاریک کمرہ میں جا سکتا ہے۔ اور اس کے اندر تمام چیزوں کو تاریکی میں اسی صفائی سے دیکھ سکتا ہے۔ جس طرح دن کی روشنی میں وہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ آلہ ٹیلیفون کے علمی اصول پر طیار کیا گیا ہے۔ اور دماغ کے خاص حصے میں اس طرح روشنی داخل کرتا ہے۔ جس طرح ٹیلیفون آواز کو کان کے اندر پہنچاتا ہے۔ (صادق الاخبار)

قبر سے نکل بھاگا

ہے تو یہ کہ دنیا کے لوگوں کی مکاری اور چالبازی کی بھی کوئی انتہا نہیں رہی۔ ذیل کا حیرت انگیز واقعہ انتخاب سے نقل کیا جاتا ہے۔

"امریکہ میں ایک ملزم نے حاکم کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا۔ وہ درحقیقت عجیب و غریب ہے یہ تو اکثر سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف وجوہ سے لوگوں نے اپنے دم سادھ لئے اور بظاہر بالکل مردہ بن گئے لیکن یہ شخص سب پر سبقت لے گیا۔ اس نے دم چرا کر اپنے تئیں صرف مردہ ظاہر کیا بلکہ لوگوں کو اپنی لاش صندوق میں بند کرنے اور اس کو قبر میں دفن کر دینے میں بھی منع نہ کیا۔ اس نے اپنے دوستوں کو پہلے سے پڑھا رکھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے لاش کے صندوق کے ایک سمت میں دو فیٹ مربع کی کھڑکی بنا دی تھی۔ اور قبر کے ایک پہلو میں سے جو پہاڑی کے قریب بنائی گئی تھی۔ ایک سرنگ بنا دی گئی تھی۔ جس کے ذریعہ سے ہوا اندر جا سکتی تھی۔ تجہیز و تکفین کے وقت لاش کو صندوق میں اتارا گیا۔ وہ ایک اور صندوق پر جا کر رکھا گیا۔ جو اس مکار متوفی کے دوستوں نے ایک دن پہلے رکھ دیا تھا۔ اس صندوق میں بھی ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کھڑکیوں کو کھول کر وہ چالباز اس سرنگ کے ذریعہ سے قبر سے باہر نکل آیا۔ اور اس طرح سزائے جرم سے بچ گیا۔ (صادق الاخبار)

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر رابرٹ ہچنسن جو ایک مشہور طبیب ہیں۔ وہ غذا کی بے ترتیبی یا زیادہ کھانا کھانے کو بدہضمی کا باعث نہیں قرار دیتے۔ بلکہ دماغی اور جسمانی تکان کو۔ ان کی رائے ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی ہو۔ اگر اس کا سبب جسمانی بے آرامی ہو۔ تو وہ اپنے جسم کو خوب آرام دے کر اگر دماغی تکان اس کا باعث ہو۔ تو دماغ کو آرام دیا جاوے

اخبار۔ برٹش میڈیکل جرنل رقمطراز ہے۔ کہ اگر انگور کو مندرجہ ذیل ترکیب سے کھایا جاوے۔ تو بھوک بڑھتی اور قوۃ ہضم ترقی کرتی ہے۔ اسے بیچ میں سے دو ٹکڑے کرو۔ پھر بیج اور اس کے اردگرد کا سفید گودا نکال ڈالو اور رکھ دو۔ اور اس کے گودے کی جگہ شکر بھر دو۔ پھر کوئی ایک گھنٹہ بعد کھاؤ

مکسکو۔ میں ابھی حال میں ایک ٹوٹنے والا تارہ گرا ہے اس کا وزن کوئی ۵۰ ٹن ہوگا۔

مندرجہ ذیل ترکیب سے جو روغن بنایا جاوے اسے لکڑی کے اوپر لگا دینے سے لکڑی لوہے کی طرح مضبوط اور دیرپا ہو جاتی ہے۔ روغن السی کو جوش دو۔ اور پھر اس میں پسا ہوا کوئلہ ڈال کر تھوڑی دیر تک چلاؤ۔ اور پھر اسے لکڑی پر لگا دو

اگر کاغذ کو خواہ وہ سادہ ہو خواہ وہ لکھا ہوا اور خواہ چھپا ہوا ہو۔ پھٹکڑی کے پانی میں بھگو کر خشک کر لیا جاوے تو پھر اس میں آگ اثر نہیں کر سکتی۔ بعض کاغذ کو کئی ڈوب لگائے جاتے۔ اور ہر بار خشک کر لیا جاتا ہے۔ سکے بھی اسی طریقے میں محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔

اخبار۔ سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا کہ سگریٹ کثرت سے پینے سے انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کوفمن نامی جو سگریٹ بنانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا لڑکا کثرت سے سگریٹ پیتا تھا۔ جہاں تک کہ ایک سو سگریٹ دن بھر میں ختم کر دیتا تھا۔ اس نے ایک سال تک سگریٹ بہت کثرت سے پئے۔ جن کو برے اثر سے وہ آخر کار دیوانہ ہو گیا۔

بعض لوگوں کے پاؤں نہایت بدنما ہو جاتے ہیں۔ انہیں ٹھنک پڑ جاتی ہے۔ یا انگلیاں آگے سے موٹی ہو جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جو ڈھیلے جوتوں کو ادل بدل کر استعمال کرتے ہیں۔ اور پاؤں کو روز دھوتے ہیں۔ ان کے پاؤں بدنما نہیں ہو سکتے۔ اگر پاؤں گرم پانی سے دھوئے جاویں۔ تو دھونے کے بعد ہی سرد پانی میں ڈال دئے جاویں۔ تاکہ زیادہ ملائم ہونے کے باعث مڑ نہ سکیں۔

غریب احمدی کیلئے عمدہ موقع

چوہدری رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کسی غریب احمدی کے لئے اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہیں۔ لہذا کوئی غریب احمدی جو اس رعایت کا مستحق ہو۔ دفتر اخبار بدر میں درخواست کرے۔ یاد رہے کہ کوئی غیر مستحق شخص درخواست کرنے کا مجاز نہیں۔ خاکسار محمد انصیب احمدی محرر دفتر بدر قادیان

درخواست دعا

میاں عبد الرحمان و مراد بخش صاحبان ساکن راولپنڈی اپنی بیمار والدہ کی صحت کے لئے احمدی بھائیوں سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ایسا ہی میاں عبد اللہ صاحب از حضرو اپنے لئے دعا کراتے ہیں۔

براہین احمدیہ

کتاب براہین احمدیہ چھپ کر قریباً طیار ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شائع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔ تاکہ جلد فروخت ہو جانے کے سبب بعد میں خریداروں کو مایوس نہ ہونا پڑے

درخواستیں آنی چاہئیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان

درثمین

جس میں تمام نظمیں جو اب تک حضرت مرزا صاحب کی شائع ہوئی ہیں۔ اردو اور فارسی صحیح ہو گئی ہیں۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط ہوں گی۔ درخواستیں درج رجسٹر کی جاتی ہیں۔

درخواستیں بنام منیجر دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

بدر صادق

مورخہ ۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

مخالفتِ انبیاء کا راز

قصۂ یوز آسف (یسوع پراگندہ بھیڑوں کو جمع کرنیوالا) جس کا ترجمہ یورپ کی تقریباً سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ وغیرہ مشرقی زبانوں میں بھی قدیم سے اس کا ترجمہ موجود ہے۔ اس میں بھی اناجیل یونانی کی طرح امثال سے بہت کام لیا گیا ہے۔ اس کی امثال اکثر تو اُن امثال کے ساتھ بہت ہی ملتی ہیں۔ جو ان اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن یا تو ان اناجیل کے مولفین یعنی متی مرقس وغیرہ کو یسوع کے سوانح صرف تیتیس ۳۳ سال تک کی عمر کے ہی مل سکے تھے اس کے بعد کے ملے ہی نہیں۔ کیونکہ یہ مورخین متی مرقس لوقا مسیح کے حواریوں میں سے نہ تھے۔ بلکہ اس کے زمانہ میں بھی نہ تھے بعد میں سنی سنائی باتوں کے لکھنے والے راوی ہیں۔ اور یا چونکہ یہ اناجیل رومی سلطنت میں شائع کرنے کے واسطے لکھی گئی تھیں اس واسطے مناسب نہ تھا کہ سلطنت نے جس شخص کو صلیب کا حکم دیا ہے۔ اگر وہ کسی ذریعہ سے بچ نکلا ہے (گو اس ذریعہ میں حکام کا دخل بھی ہو) تو اُس کے بچ نکلنے کے راز کو افشار کر کے اُس پر اور اُس کے ساتھیوں پر مصیبت وارد کی جاوے۔ اس واسطے صلیبی واقعہ کے بعد جو کچھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ یسوع کی طرف سے جاری رہا۔ تو ان اناجیل میں شامل نہ کیا گیا۔ اور علیحدہ اشاعت میں بھی وہ ایسے رنگ میں شائع ہوا۔ کہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ ۔۔ کے اسلام کی طرح اس کا صحیح پتہ خواص کے معلومات تک ہی محدود رہا۔ ان وجوہات سے یوز آسف کے قصہ میں جو تماثیل ہیں وہ مروجہ اناجیل کی تماثیل کے سوائے بعض اور ایسی اعلیٰ درجہ کی تماثیل اپنے اندر رکھتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان امثال کا بیان کرنے والا انجیلی امثال کے بیان کرنے والے سے بڑھ کر صاحب تجربہ اور صاحبِ کشف صاحب حال تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ امثال دو مختلف اشخاص کا کلام نہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے دو مختلف زبانوں کا کلام ہے۔ اور جو کلام یوز آسف کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ وہ آخری عمر اور زیادہ ترتبتل الی اللہ اور توجہ الی اللہ کے وقت کا کلام ہے۔ اس واسطے اس میں ایک خاص برکت اور نور نظر آتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ کلام جلد تر یورپ ایشیا کی زبانوں میں رائج ہو گیا۔ حالانکہ یونانی اناجیل کا ترجمہ تھوڑے ہی عرصہ سے دوسری زبانوں میں کیا جانا شروع ہوا ہے۔ گو ممکن ہے۔ کہ قصۂ یوز آسف کی اس سرعتِ اشاعت کا یہ بھی موجب ہوا ہو۔ کہ عیسائی قوم کے خواص خوب جانتے تھے کہ یسوع مسیح کی اصل کتاب البشریٰ جس کو عبرانی میں בשרה بشوراہ کہتے ہیں۔ یہی ہے۔ اور اندر ہی اندر سب نے یہ کوشش کی ہو۔ کہ اس کی اشاعت فوراً تمام ممالک میں پھیل جائے۔ لیکن دراصل اُس کی کثرت اشاعت کا موجب اُس کی تعلیم کی عمدگی اور اُس کے کلام کی برکت اور تاثیر تھا۔

ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ اس مضمون کی سرخی تو ہے **مخالفینِ انبیاء کا راز**۔ اور قصہ شروع ہو گیا ہے۔ یوز آسف کا۔ یہ کیا بات ہے۔ اس واسطے عرض کر دیتا ہوں کہ اس جو قصۂ یوز آسف میں درج ہے۔ اور چونکہ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قصہ کے حالات سے چنداں واقف نہیں ہیں۔ اس واسطے اُن کی اطلاع کے واسطے میں نے قصۂ یوز آسف کے متعلق چند سطریں درج کر دی ہیں۔ اور اب میں اصل مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قصۂ یوز آسف میں سوال جواب کے طور پر ایک تمثیل لکھی ہے جس کا مطلب ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ سوال یہ کیا گیا ہے کہ انبیاء دنیا میں جب آتے ہیں۔ تو اُس وقت مخلوق دو رنگ کی ہوتی ہے۔ ایک دنیا دار کہلاتے ہیں۔ رات دن اپنے دنیوی کاموں میں غرق رہتے ہیں۔ اور دنیوی دھندوں میں ایسے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو سر اٹھا کر دین کی طرف ایک نظر کرنے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ جھوٹھ۔ چوری۔ خیانت۔ غیبت۔ بدگوئی۔ بدمعاملگی۔ سب باتیں کرتے ہیں۔ اور چھپاتے نہیں۔ اور ان باتوں کا اپنی دنیا کے چلانے کے واسطے حکمت عملی نام رکھتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری جانتے ہیں۔ یہ لوگ ظاہر و باطن میں دنیا دار مشہور ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو بظاہر دینداری کا اظہار کرتے لیکن دراصل ان میں بھی دنیا داروں کی سب باتیں اُن کے برابر بلکہ ان سے بڑھ کر پائی جاتی ہیں۔ وہ دین کے پیشوا بنتے ہیں۔ لیکن دین ان میں پایا نہیں جاتا۔ (الا ماشاء اللہ۔) ہر طرح کی مکاری۔ فریب۔ دھوکھا۔ وغیرہ افعال شنیع پیسہ حاصل کرنے کے واسطے کر گذرتے ہیں اور دراصل ان لوگوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ جو دنیا دار کہلاتے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ دنیا دار بھی ان کو خوب جانتے ہیں کہ یہ ایسے خراب اندرون ہیں۔ لیکن وہ سب باہم ملکر شیر و شکر کی طرح رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے۔ نہ کسی کو آپس میں ستاتے یا دکھ دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کوئی نبی ان میں پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ مخلوق سے کوئی دولت نہیں چاہتا۔ اُن کے دنیوی اموال میں سے کوئی حصہ نہیں لیتا۔ صرف دین سکھاتا ہے۔ نیک باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے گر بتلاتا ہے۔ جن سے دین اور دنیا مخلوق کی سنور جاوے۔ پھر کیا سبب ہے۔ کہ دنیا کے لوگ اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ہر طرح سے اُس کی ایذا رسانی کے درپے ہوتے ہیں۔ اور اُس کو دکھ دینے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ سچا دیندار ہے۔ سچائی کو اختیار کرتا ہے۔ سچائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور خود بھی سچائی کا نمونہ دکھاتا ہے۔

یہ تو سوال ہے۔ اور اس کا جواب جو تمثیل میں دیا گیا ہے اس کا مطلب کلام یہ ہے۔ کہ دیکھو ایک جانور مر گیا ہے۔ اور اس کی لاش جنگل میں پڑی ہے۔ اور کتے اُس کے کھانے کے واسطے جمع ہو گئے ہیں۔ کچھ جنگل کے کتے ہیں اور کچھ شہر کے ہیں مگر وہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ سب مل کر اُس کے کھانے میں مصروف ہیں۔ گاہے گاہے آپس میں ایک دوسرے کو گھورتے ہیں۔ لیکن اس کے کھانے میں سب لگے ہوئے ہیں اور اس میں غرق ہیں۔ اور ہر ایک اس حرص میں ہے۔ کہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ اور جلد کھائے۔ اس واسطے وہ سب تیز دانت چلاتے ہیں۔ لیکن اتفاق سے وہاں ایک سفید پوش آ گذرا۔ وہ لوتھ کی بدبو سے گھبرایا ہے۔ اور جلدی سے اپنی ناک پر کپڑا رکھا۔ اور اپنا قدم تیز اٹھایا۔ کہ وہاں سے گذر جاوے اور لاش کی بدبو کے احاطہ سے دور رہے۔ لیکن کتوں نے جب اس کو دیکھا۔ تو وہ سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھونکنے لگے۔ گویا وہ اُن سے لاش چھیننے آیا ہے۔ اور اُس کے پیچھے پڑے۔ اور اُس کو کاٹنا چاہا۔ اور نادانوں نے نہ جانا کہ وہ تو مردہ لاش سے خود بھاگتا ہے۔

یہ صحیح تمثیل اُن لوگوں کی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے نبی اور مرسل پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کا حملہ اس واسطے نہیں کہ یہ نبی اُن کو کچھ ایذا دیتا ہے۔ بلکہ یہ اس واسطے ہے۔ کہ اُن کی بدفطرۃ کا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ مرسل الٰہی پر ناجائز حملہ کریں۔ اور اُس کو دکھ دیں۔ اور ستائیں۔ اور اپنے شامت اعمال کے ساتھ اپنے لئے جہنم کے سامان کو پوری طرح سے مہیا کریں۔

پس پہلی وجہ مخالفت انبیاء کی یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ نیکی اور ہدایت سے بہت دور جا کر ایک ایسی گندی حالت میں پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فطرتاً نور کے دشمن ہوتے ہیں اور تاریکی کے ساتھ پیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کی فطرتوں کا یہ تقاضا ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی مخالفت کریں۔ اور اُن کو دنیا میں نیکی اور ہدایت کے پھیلانے سے روکیں۔ نبی کا آوازہ اُن کے کانوں میں بالکل ایک اجنبی آواز ہوتا جس کو سننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ اور اس واسطے وہ چونک اٹھتے ہیں۔ کہ ہیں یہ کیا ہوا

اس شخص نے کیا بنا دیا۔ یہ تو ہم نے کبھی نہیں سنا۔ اور ایسی بات کی برداشت ہم نہیں کر سکتے۔ وہ نبی کی بات کو سن کر نے میں اور بہکاتے ہیں اور شور و غل مچاتے ہیں۔ اور اس کے برخلاف ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ تمام ناجائز امور کو اس کی مخالفت میں جائز کر دیتے ہیں۔

دوسرا راز اس مخالفت میں یہ ہوتا ہے۔ کہ نبی کی ضرورت ایسے وقت میں ہوتی ہے۔ جب کہ کوئی قوم تقویٰ کے راہوں سے دور جا پڑے۔ اور گذشتہ ملہمین کی بتلائی ہوئی صداقتوں کو رفتہ رفتہ بھول جائے۔ اور جو نقشہ ابتدائے زمانہ نبوت میں تھا۔ وہ بالکل مسخ ہو جائے۔ اور نالائق اور خود غرض لوگ جو دین کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ دین کے امام بن جاویں۔ ان کی یہ ردی حالت خود اس امر کا ثبوت دیتی ہے۔ کہ وہ جو دوسروں کے مصلح بنتے ہیں۔ خود اس قابل ہیں کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ نبی کے آنے سے پہلے عوام میں ملے جلے وہ اس طرح رہتے ہیں۔ کہ ان کی خراب حالت اندرونی کا اظہار نہیں ہوتا۔ لیکن نبی کا ظہور ان کے اندرونے کو باہر نکال کر دکھا دیتا ہے۔ تب وہ اپنے افعال اور حرکات جو نبی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس سے یہ صاف کھل جاتا ہے کہ درحقیقت یہ لوگ سچے راہ پر نہیں چلتے۔ اور ان کی اس حالت کا [illegible] خود اس بات کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ کہ جس شخص کی مخالفت میں یہ سرگرم ہیں وہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کا سچا رسول ہے۔

تیسرا راز اس مخالفت کا یہ ہے۔ کہ نبی کے آنے سے پہلے وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہیں۔ شیطان کے پیروکار ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو ان کو گمراہ کرتے [illegible] ہیں۔ وہ شیطان کے پیرو ہوتے ہیں۔ پس جھوٹے مدعی میں اور اس کے ساتھیوں میں اور بالکہ اس کے مخالفوں میں ہی سب طرف شیطان ہی کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس واسطے بہت مخالفت جھوٹوں کی نہیں ہوتی۔ مثلاً آج کل جو لوگ جھوٹے گدی نشین اور امام بنے بیٹھے ہیں۔ وہ بجائے خود شیطان کے ساتھی ہیں۔ اور ان کے برخلاف جو لوگ تھوڑا بہت ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ وہ بھی جھوٹے پیر بنے پھرتے ہیں۔ اور ہر دو میں ایک دوسرے سے حسد اور خود غرضی کے سوائے اور کوئی وجہ مخالفت نہیں سب شیطان ہی کے پیرو ہیں۔ ادھر بھی شیطان ہے۔ اور ادھر بھی شیطان ہے۔ شیطان کی شیطان کے ساتھ جنگ ہے۔ یہ ناک رگڑتے پھرتے اور دست بستہ ہوئے صرف لوگوں پر گٹھ [illegible] اور روپیہ جمع کرنے کی خاطر اکھاڑہ لگاتے پھرتے ہیں۔ [illegible] یہ گر گیا۔ اور کبھی وہ گر گیا۔ اور روپیہ جو ملا۔ برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ لیکن انبیاء کے وقت اور صورت میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں ایک طرف نبی ہے۔ اور اس طرف شیطان اپنے تمام لشکر کو ساتھ لا کر کھڑا ہے۔ اس واسطے نبی کے برخلاف مخالفت کا جوش بہت بھڑکتا ہے۔ کیونکہ شیطان کے واسطے یہ موقع ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنا سارا زور اور ساری طاقت اس مقابلہ پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے لشکر کو بہت جوش دلاتا ہے۔ اور اپنے ساتھیوں کو للکارتا اور ابھارتا ہے۔ کہ یہ وقت [illegible] مرنے کا ہے۔ یہ موقعہ شیطان کے واسطے بہت نازک ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی موت قریب آ ہوتی ہے۔ اس واسطے اس کے حملے مایوسانہ ہوتے ہیں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت کے جوش سے بڑھ کر اور کوئی جوش نہیں ہوتا۔

چوتھا راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی ابتداء میں اکیلا ہوتا ہے۔ اور شروع سے وہ خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرتا ہے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس کے دعوے بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں اور شروع میں اس کے ساتھ شامل ہونے والے صرف چند ایک غریب لوگ ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی امید نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی کوششوں سے اس کے دعاوی کے مقاصد کو پورا کر سکیں۔ اور تمام بڑے بڑے لوگ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں یہ اس واسطے ہوتا ہے۔ تاکہ اس کی آخری کامیابی ایک معجزہ نما ہو۔ کیونکہ دنیوی امور کی سنت تو یہ ہے۔ کہ فتح وہ پاتے ہیں جن کے ساتھ آدمی بڑے بڑے ہوں۔ اور رعب والے اور مال والے اور طاقت والے ان کے حامی ہوں۔ برخلاف اس کے جب کہ نبی باوجود ان سب سامانوں کے نہ ہونے کے فتح پاتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو دنیا پر معجزانہ رنگ میں یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ فی الواقع خدا کی طرف سے ہے۔ ورنہ اس غریب بے سر و سامان کے اختیار میں نہ تھا۔ کہ وہ اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا۔

پانچواں راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ رسمی عالم اور خاندانی فاضل اور پرانے دولت مند تو پہلے ہی سے مشہور اور باعزت اور آسودہ حال ہوتے ہیں۔ اگر وہ نبی کے ساتھ شامل ہو جاویں۔ تو خواہ مخواہ ان کے دلوں میں یہی خیال آئے گا۔ کہ ہم نے اس نبی سے کیا لیا۔ ہم نے خود اس کو عزت دی اور مال دیا۔ ان کے قلوب شکر گزاری کی طرف نہیں آ سکتے۔ برخلاف اس کے غریب لوگ اور ناخواندہ لوگ جب اس نبی کے طفیل امیر اور عالم اور عارف بن جاتے ہیں۔ تو وہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گر جاتے ہیں۔ مثلاً عرب کے ان پڑھ اور دنیا کے علوم سے ناواقف اور سامان و قواعد جنگ سے جاہل جب قیصر و کسریٰ کے فاتح بنے تو وہ کس قدر خدا تعالیٰ کے حضور میں شکر کے سجدوں میں گرے ہوں گے۔ کہ وہ قوم جس کے متعلق تاریخ شہادت نہیں دیتی۔ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی زمانہ میں کوئی ملک فتح کیا ہو۔ تمام مہذب دنیا کے مالک ہو گئے۔ یہ کس کی طفیل تھا۔ ایک امی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار انبیاء اور خاتم النبیین کی اطاعت کا نتیجہ تھا۔

چھٹا راز اس مخالفت میں یہ ہے۔ کہ مخالفت جب بڑھتی ہے۔ اور نبی کو بے چارہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ ہر طرف سے اپنے آپ کو بے سر و سامان پا کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے نشانات دکھاتا ہے۔ اور آیات نازل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار ہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ اگر عرب کے سب باشندے حضرت صدیق اکبر کی طرح آمنا و صدقنا کہنے والے ہوتے تو اس قدر مجموعہ قرآن شریف کا کس طرح نازل ہوتا اور اتنی پیشگوئیاں اور معجزات اور خوارق کیوں کر دنیا کو دکھلائے جاتے۔ جس نے مان ہی لیا۔ اس کے واسطے نشانات کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دکھ دیا۔ اور طرح طرح کی ایذا پہنچائیں۔ تو آیات اور نشانات نازل ہونے شروع ہوئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ... کہ قرآن شریف حزن کی حالت میں نازل ہوا ہے۔ اس کو حزن کے ساتھ پڑھو۔

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے کہ نبی جب ابتداء میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے پہنچا دے لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے۔ اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلدی سے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہیں۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہنچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے۔ جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کر کے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں جنہوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے من جملہ ان کے ایک تو مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی ہی ہیں۔ جنہوں نے سب سے اول فتویٰ کفر لکھا اور اس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا۔ اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی۔ اور جا بجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور فتوے پر مہریں کرائیں۔ اور پھر اس فتویٰ کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ اور شائع کیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں۔ گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے۔ یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہیں۔ کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں

سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آ چکے ہیں۔ کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے۔ مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپکی خبر لگی۔ اُس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی۔ اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ اور جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے [illegible] ہدایت ہوئی۔ ایسا ہی ایک اور عالم [illegible] مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جس نے [illegible] کفر کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا۔ اور پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کرکے اپنی ہی دعا کے مطابق موت پاکر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسماعیل علیگڑھی تھا۔ ان لوگوں نے [illegible] بہت [illegible] کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں مگر دھیمے پڑنے والے ہیں اور ان کے [illegible] کمینہ پن کے ہیں جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں۔ اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہر حال [illegible] وہ بھی خادم ہیں۔ اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔

آٹھواں راز مخالفت انبیاء میں یہ ہے کہ دنیا کے [illegible] ہمیشہ [illegible] کہ مخالفین [illegible] ہمیشہ پیدا کرتے ہیں [illegible] اور کبھی [illegible] قائم ہو جاویں۔ اور ہر [illegible] یہ بات پہچانی جاوے۔ کہ جو کام انبیاء کے ہوتے ہیں۔ آیا وہ کام اس شخص کے ہیں یا نہیں۔ جو سلوک نبی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ آیا وہ سلوک اس کے ساتھ کیا جارہا ہے یا کہ نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں دو فریق موجود ہیں۔ ایک حضرت مرزا صاحب اور ان کے خدام۔ دوسرے آپکے مخالفین ان ہر دو کی کارروائیوں میں سے چند باتیں بطور مثال کے ہم دو بالمقابل کالموں میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص خود بخود اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ ان میں سے کون سے کام نبیوں کے ہیں اور کون سے کام مخالفین انبیاء کے ہیں۔ مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاوے گی۔ کہ اس زمانہ میں آیا حضرت مرزا صاحب نبی ہیں یا نہیں۔ اور اُن کے مخالف، مخالفین انبیاء میں سے ہیں یا نہیں ہیں۔ اس جگہ مخالفین میں سے [illegible] مخالفین کو لیتے ہیں جو مسلمان ہونے کے مدعی ہیں [illegible] ان میں سے بھی صرف چند بطور نمونہ باتیں پیش کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب اور آپکے متبعین	آپکے مخالفین قومی
کہتے ہیں۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کے آنے کی جو پیشگوئی حدیث شریف میں تھی۔ سو اب پوری ہوگئی ہے۔ اور مجدد آگیا	کہتے ہیں۔ کہ حدیث تو ہے پر مجدد کوئی نہیں آیا
کہتے ہیں۔ کہ حدیث میں جو پیشگوئی تھی کہ مہدی کے وقت کسوف خسوف رمضان میں ہوگا۔ وہ حدیث پوری ہوگئی۔ کسوف خسوف ہوگیا اور مہدی آگیا۔	کہتے ہیں۔ حدیث تو سچی ہوگی مگر اصل میں حدیث صحیح نہ تھی۔
کہتے ہیں۔ کہ اب جہاد کی ضرورت نہیں۔ پہلا جہاد بھی اسلام کی طرف سے پیش قدمی کے طور پر نہ تھا۔ صرف مخالفین نے بہت دکھ دیا تھا۔ تب اسلام نے اُن کو شر سے روکنے کے واسطے تلوار اٹھائی تھی۔ اب کوئی شخص مذہب کے واسطے تلوار نہیں اٹھاتا اس واسطے مذہبی جنگوں کی ضرورت نہیں۔	کہتے ہیں۔ جہاد جائز ہے
مخالفین اسلام کی ایسی خبر لیتے ہیں کہ کوئی مخالف ان کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکتا عیسائی ہو یا آریہ یا کوئی اور	مخالفین اسلام [illegible] ان کو تلاش کر کے [illegible] کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنا شکار بناتے ہیں
یقین رکھتے ہیں کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ خدا اُن کی سنتا ہے۔ اور ان کو جواب دیتا ہے۔	کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے جواب کا سلسلہ قطعاً بند ہے۔
حضرت مرزا صاحب نے کہا۔ آؤ میں تم کو سناؤں۔ کہ اسلام میں دوسرے مذاہب پر کیا فوقیت ہے،	کہنے لگے۔ آؤ۔ اس کی تقریر میں شور مچائیں۔ اور لوگوں کو سننے نہ دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور پتھر پھینکے اور تقریر نہ ہونے دی
کہتے ہیں۔ ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفیٰ ما را امام و پیشوا آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست بادۂ عرفان ما از جام اوست آن رسولے کش محمد ہست نام دامن پاکش بدست ما مدام ہست او خیر الرسل خیر الانام ہر نبوت را بروشد اختتام	کہتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) کافر ہے۔ دجال ہے۔ ملحد ہے۔ زندیق ہے۔ بے ایمان ہے۔ ملعون ہے وغیرہ وغیرہ
کہتے ہیں۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تم پر طاعون اور زلزلہ کا عذاب آیا	کہتے ہیں۔ لوگ مرا ہی کرتے ہیں۔ ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے
کہتے ہیں۔ ایک اور زلزلہ آنیوالا ہے۔ میں تمہیں پہلے سے اطلاع دیتا ہوں۔ اور خدا کے عذاب سے بچنے کے واسطے توبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں	کہتے ہیں۔ تو جھوٹھ کہتا ہے کوئی زلزلہ نہیں آنے کا۔

یہ مثال کے طور پر چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ ان اقوال کو گذشتہ تاریخ میں لے جاؤ۔ اور مقابلہ کرو۔ کہ ان میں سے کون سے الفاظ گذشتہ زمانہ میں نوح ابراہیم۔ لوط۔ یسعیا۔ عیسیٰ۔ اور آں حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں تھے۔ اور کون سے الفاظ ان انبیاء کے مخالفین کے مونھ میں تھے۔ پس ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون کس کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔

نواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ نبی کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں انہوں نے تمام مشکلات کو طے کرکے اعلیٰ مقام سلوک تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اور اس سلوک کے منازل کے درمیان یہ بات ضروری پڑی ہوئی ہے۔ کہ وہ کچھ ابتلا بھی اٹھاویں تاکہ ان کا ایمان اچھی طرح سے آزمایا جاوے۔ اب یہ ابتلا دوستوں کی طرف سے تو آ نہیں سکتے۔ ناچار اس کے واسطے کوئی دشمنوں کا سلسلہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ سلسلہ یہ مخالف پورا کر دیتے ہیں۔ تمام انبیاء کے متبعین ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنا صدق اور صفا دکھا کر یہ ثابت کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ کے ساتھ ایک سچی محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے آں حضرت کے صحابہ کو کیسے کیسے دکھ دئے۔ اور ہر طرح کے ابتلا میں ڈالا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے وفاداری اور صدق کا ایک ایسا نمونہ دکھایا جس کی نظیر پہلوں میں موجود ہے اور نہ پچھلوں میں دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں ہم ہر روز سنتے ہیں کہ ناپاک لوگ جماعت احمدیہ کو دکھ دینے میں کیا کیا حیلہ بازیاں کرتے ہیں۔ ہر ایک گناہ کا کام اس جماعت کو دکھ دینے کے وقت ان کے واسطے ایک ثواب کا کام تبلایا جاتا ہے۔

انبیاء کی مخالفت کے راز کو ہم نے اس جگہ مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں لیکن سردست اتنا بیان کافی ہے امید ہے کہ ناظرین اس سے فائدہ حاصل کرینگے۔ نواں کے واسطے اور کئی طرح کے راز فہم کے خود بخود کھل جاویں گے۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مراسلات

ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈس اینڈ ایگری کلچر صوبہ پنجاب نے ہمارے پاس زمینداروں کے فائدہ کے واسطے شائع کرنے کے لئے چند مفید ہدایات ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یہ ہدایات کسی انگریزی کاغذ کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ترجمہ گو مطلب کو ظاہر کر دیتا ہے تاہم اردو لٹریچر کی ایک اجنبی فارم کو پیش کرتا ہے۔

ہدایات دربارہ ہلاک کرنے سونڈیوں کے جو فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں

(۱) ماہ دسمبر میں دفتر ہذا سے دربارہ جلانے کپاس کے بوٹوں کو اور ہل چلانے ان کھیتوں میں جہاں کہ فصل کپاس بوئی گئی تھی۔ جاری ہوئی تھیں۔ اور ان ہدایات [illegible] کرنے کی ضرورت تھی۔ کہ اس سے [illegible] ان [illegible] کے باعث سال ۱۹۰۵ء میں فصل کپاس کو سخت نقصان پہنچا تھا ہلاک ہو جاویں۔ جس جگہ ان ہدایات پر عمل ہوا ہے وہاں ضرور ہی سونڈیاں اچھی تعداد میں ہلاک ہو گئی ہونگی مگر یہ بھی یقین ضروری ہے۔ کہ سونڈیوں کی اچھی تعداد بچ گئی ہوگی۔ جو ماہ مارچ میں موسم گرما کے شروع ہوتے ہی نکل پڑیگی۔ ہر ایک جوڑا ایک مہینہ کے عرصہ میں ساٹھ بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ پس اس وقت تک جب کہ آئندہ فصل کپاس کو پھل اور پھول لگیں۔ سونڈیوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ اور اسی قدر فصل کپاس کو نقصان پہنچائے گی۔ جتنا کہ پچھلے سال پہنچایا تھا۔ حتی کہ ان کے روکنے کی کوئی تدبیر عمل میں نہ لائی جاوے۔

(۲) تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی پودہ ہی ہے۔ مگر کپاس سے زیادہ بھنڈی کو چاہتی ہیں۔ ماہ مارچ سے لے کر ماہ جولائی کے اخیر تک جب کہ کپاس کو پھول لگنے شروع ہوتے ہیں سونڈیاں بھنڈی کے پودوں پر گذارہ کریں گی۔ اور اس کی پھلیوں میں گھس جائیں گی۔ اور اس وقت کپاس کو بالکل نہیں چھوئیں گی۔ مگر جونہی کپاس کو پھل اور پھول لگنے شروع ہوں گے۔ سونڈیاں پچھلے سال کی مانند کپاس پر حملہ آور ہونگی۔ اور سخت نقصان پہنچائیں گی۔

(۳) اس نقصان سے بچنے کے لئے جو تدبیر اب تبلائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ماہ مارچ یا اپریل میں ہر کپاس کے کھیت کے نزدیک بھنڈی پودوں کا ایک چھوٹا کھاڑا یا جھنڈ بویا جاوے۔ اور یہ جھنڈ ہر ایک ایکڑ کپاس کے پیچھے قریباً ۱/۴ یا ۱/۵ بھنڈی کے پودوں کا لگنا چاہئے۔ تب ماہ جولائی کے اخیر میں جب کہ سونڈیاں بھنڈی میں موجود ہوتی ہیں۔ ہر ایک بھنڈی کا پودہ بغیر کسی لحاظ کے خواہ وہ سونڈیوں کے پھنسانے کے لئے یا سبزی ترکاری کے لئے بویا گیا ہے کاٹ کر جلایا جاوے۔ مذکورہ بالا طریقہ سے ملک امریکہ جہاں کہ کپاس بہ نسبت اور ملکوں کے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ان سونڈیوں کے ہلاک کرنے میں پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام کاشتکاران و زمینداران مل کر حتی الوسع کوشش کر کے اس تدبیر پر عمل کریں گے۔ اور اچھی طرح سے اس علاج کو آزماویں گے

(۴) بھنڈی البتہ ماہ جولائی کے اخیر تک بطور سبزی ترکاری کے استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر فصل کپاس کی خاطر یہ ضروری ہے۔ کہ تمام بھنڈی کے پودوں کو کم از کم ماہ جولائی کے اخیر تک یعنی ماہ ساون کے درمیان تک اکھیڑ کر ان کا ملیامیٹ کر دینا چاہئے۔ ان کو کاٹ دینا ہی صرف کافی نہیں ہے بلکہ وے آگ سے جلا کر بالکل نیست و نابود کر دینے چاہئیں۔

(۵) مناسب ہوگا۔ کہ اس سال بہت زیادہ رقبہ کپاس کا نہ بویا جاوے [illegible] جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کپاس کی بجائے دیگر [illegible] زیادہ بوئی جاویں۔

نماز جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نیازمند محمد عبد اللہ خان احمدی دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ بعالیخدمت مخدوم مکرم و برادر معظم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کے عرض پرداز ہے

بھائی صاحب! میں نہایت افسوس سے جناب کی خدمت میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ احمدی جماعت کے ایک بڑے جوشیلے اور باعمل ممبر مولوی حافظ عظیم بخش صاحب آج ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء کی صبح کو بعارضہ نمونیا راہی عالم جاودانی ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حافظ صاحب مرحوم حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین خدام میں سے بڑے پکے عقیدتمند اور مخلص تھے اور وہ اس مشن پاک کی اشاعت کا اور اسلام کی خدمت کا اپنے دل میں سچا جوش رکھتے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کیا اچھا ہو۔ کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے نماز جنازہ غائبانہ اصحاب صفہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت [illegible] کے لئے فرماویں۔ اور آپ ان کی نماز جنازہ کے لئے تمام جماعت احمدی کو بذریعہ اخبار گوہر بار استدعا فرماویں۔ اور نیز جو وصیت حافظ صاحب نے ۱۵ فروری کو بروز جمعہ بغرض اشاعت ہر دو اخبارات الحکم و بدر فرمائی ہے۔ وہ بھی درج اخبار فرمایا جاوے ہوں۔ چنانچہ حافظ صاحب کی وصیت ۱۵ فروری روز جمعہ روبرو حافظ نور محمد صاحب سکرٹری انجمن اخوان الصفاء احمدیہ پٹیالہ و منشی احمد بخش صاحب محرر لاگیان سرکار پٹیالہ و حافظ امام بخش صاحب امام مسجد احمدیہ دوگران واقعہ ڈنک بازار کی تھی وہ ذیل کے الفاظ میں ہے۔ (مجھے مخاطب کر کے) آپ صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں کہہ دیں۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ میرے پاس میری جائیداد کچھ کتب مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور نیز میرے پاس قریباً ایک سو بیگہ زمین زرعی واقعہ موضع بنگہ تحصیل گڑھ شنکر میں موجود ہے۔ فی الحال یہ زمین بارہ تیرہ برس کے لئے ایک کثیر رقم قرضہ میں بطور چکوتہ ایک ہندو ساہوکار کے پاس مکفول ہے۔ یہ زمین سمت ۱۹۷۵ میں اس سے ہمارے پاس واپس ہوگی۔ اس وقت خواہ میں زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ اس زمین میں سے اپنے بھائیوں کا نصف نکال کر یعنی پچاس بیگہ میری مملوکہ ہوگی۔ اس پچاس بیگہ میں سے چوتھائی زمین معہ اپنی تمام کتب وغیرہ اسباب کی چوتھائی کے انجمن اشاعت اسلام قادیان کے نام دیدی جاوے۔

اس زمین پر قبضہ کرانا منشی برکت اللہ صاحب احمدی کا (مجھے اچھی طرح اس بزرگ کا نام یاد نہیں رہا۔ شاید برکت علی یا برکت اللہ کہا تھا) جو کہ تحصیل گڑھ شنکر میں اپیل نگار ہیں اور ہمارے خانگی تمام حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ کام ہوگا۔ اور وہ پیروی کر کے اس پچاس بیگہ کی چوتھائی زمین پر جو قریباً سوا بارہ ۱۲¼ بیگہ ہوگی۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان کو قبضہ کرا دیں گے فقط یہ آپ ان کی وصیت ۔۔ درج اخبار فرمادیں۔

اور الحکم میں بھی۔ باقی ان کا جو اسباب یہاں ہے۔ اس کی چوتھائی حصہ ان شاء اللہ تعالیٰ بعد فروخت انجمن اشاعت الاسلام قادیان کے نام بھیج دیں گے۔ والسلام۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء میری اہلیہ مساۃ امتیازن کا انتقال ہو گیا ہے۔ لہذا احمدی جماعت کے نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کا خواستگار ہوں۔ فقط

عبد المجید احمدی۔ [illegible]

ان مرحومہ کا جنازہ گذشتہ جمعہ کو قادیان میں پڑھا گیا

دعا مدد۔ بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

تار کی خبرین

(از ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء تا ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۶ء)

پارلیمنٹ انگلستان ۔ ۲۰ فروری کو بادشاہ کی افتتاحی تقریر پر بحث ہوئی۔ لبرل فریق نے بیان کیا کہ آئرلینڈ کو سلف گورنمنٹ ۲۰ سال تک دینے کا بینے وعدہ کیا ہے۔ جلد اس مسئلہ پر گفتگو شروع کرانی چاہئے۔ کیونکہ حالت آئرلینڈ ہماری سلطنت پر ایک بڑا داغ ہے۔ لبرفریق کے سرگروہ نے بیان کیا۔ کہ ہم تو ہمیشہ غربا کا معاملہ سب سے آگے رکھین گے۔

مورلے صاحب نے ہندی فوج کے انتظام پر پورا غور کرکے ایک مراسلت گورنر جنرل کو روانہ کردی ہے۔ مگر ہنوز شائع نہین ہوئی۔

ایک تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مورلے صاحب نے لارڈ کچنر والی تجویز کو منظور کیا ہے۔

یورپ کی خانہ جنگی ۔ ہنگری کی پارلیمنٹ سرکار سے بگڑ کھڑی ہوئی۔ سرکار نے اُس کے اجلاس کو موقوف کیا۔ ممبرون کو اجلاس سے نکلنے کے لئے فوج سے کام لینا پڑا

معاملہ مراکش ۔ پر جرمن فرانس کی تجویز کو نہیں مانتا۔ فرانس مین بہت ناامیدی کا اظہار ہو رہا ہے۔ جرمن نے ایک بنک بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس مین فرانس والون کا دخل نہ ہو۔ فرانس نے اس کے برخلاف ایک تجویز پیش کردی۔ معاملہ روز بروز پیچیدگی بڑہتی چلی جاتی ہے۔

شاہ ایڈورڈ ۔ سنا گیا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ سلامت قیصر جرمن کی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہین۔

تبت ۔ چین نے ارادہ کیا ہے۔ کہ تبت کو اپنا ایک صوبہ بنالے۔ اور اپنا ایک گورنر اُس طرف روانہ کرے

ممالک اسلامی ۔ قسطنطنیہ سے ایک نامہ نگار نے انگریزی اخبار کو لکھا ہے۔ کہ سرحد عرب و مصر پر جو جھگڑا اُٹھا ہے۔ اس مین سلطان نے اپنے گورنر کا عہدہ اور بھی بڑھا دیا ہے گویا اس کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ تاہم آخری تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

اہل یمن سخت بغاوت کر رہے ہین۔ ترکون نے مقابلہ مین کچھ نقصان بھی اٹھایا ہے۔

مشہور شہر ۔ عسقلان ملک شام مین ایک مشہور شہر ہے کسی زمانہ مین یہان تجارت کی بڑی بھاری منڈی تھی۔ گردش زمانہ سے اس قدر زوال آیا کہ معمولی بستی کی حالت مین ہوگیا۔ اب پھر آہستہ آہستہ اس کی رونق اور آبادی ترقی پر ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ مین یہ شہر [illegible] شہرون مین تیسرے نمبر پر شمار ہونے لگے گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے عیسائیون سے یہ شہر چھیننے مین بڑی مصائب برداشت کی تھین۔

طبی مدرسہ ۔ دمشق مین ایک طبی مدرسہ ہے۔ اس مین کئی نئی اصلاحون پر عملدرآمد کرنے کے لئے تعداد مصارف مین توسیع دیگئی ہے۔

محصول معاف ۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء کا محصول چونگی جو ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ اندرون ملک مین لائی یا لی جاتی ہین معاف کر دیا ہے۔

تمغے ۔ سلطان المعظم نے طرابلس الغرب مین رہنے والے جنگی جہاز کے افسران و سپاہیان کو کئی تمغے نمایان خدمات کے صلہ مین ارسال فرمائے۔

کمیٹی ۔ کتب خانہ (استنبول) کی پڑتال کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو ہمراہ افسران سررشتہ تعلیم اس کی اصلاح اور قیمتی کتب کی حفاظت کا نئے سرے سے انتظام کریگی

خواہش ۔ عثمانی محکمہ تجارت نے محکمہ تعمیرات عامہ سے خواہش کی ہے۔ کہ ملکی پیداوار غلہ کو ترقی دینے اور عمدہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کوشش سے غیر ممالک سے غلہ کی درآمد تجارت سرد پڑ جاوے اور مقابلہ کے لئے ہر قسم کی واجبی کوشش کی جاوے۔

تبادلہ ڈاک ۔ محکمہ ڈاک دولت عثمانیہ نے ممالک متحدہ امریکہ کے محکمہ ڈاک و تار سے تبادلہ ڈاک کا سمجھوتہ کیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ کئی قسم کی سہولتین ہو جائین گی۔

بیمہ ۔ قلمرو عثمانیہ مین حکم دیا گیا۔ کہ جو لوگ آتشزدگی کا بیمہ کرانا چاہین۔ وہ پہلے سرکاری دفتر سے اپنی جائیداد کی تخمینی قیمت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرین اور فایر انشیورنس کمپنیون کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ بلا ایسے سارٹیفکٹ کے کسی جائداد یا مکان کا بیمہ نہ کیا جاوے۔ اس حکم سے یہ غرض ہے کہ کوئی شخص بیمہ کمپنیون کو فریب نہ دیسکے۔

ریلوے ۔ مارچ آئندہ مین بغداد بصرہ ریلوے کے اُس حصہ پر بھی کام شروع ہوجائیگا۔ جو مقام بالفورسے شروع ہوکر ریل کی اصلی لائن سے جاملتا ہے۔

ایران ۔ روس کی دیکھا دیکھی ایران کے مولویون نے بادشاہ سے درخواست کی ہے کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے اور بادشاہ نے منظور کیا ہے۔ کہ ایک پارلیمنٹ بنائی جاوے جس کے ممبر مولوی۔ زمیندار اور سوداگر ہون گے۔

شاہزادہ ۔ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پرنس اور پرنسس نے بنارس کے شہر اور دریا کی سیر کی۔

۱۲۱ کو ان بہادرون کو تمغے عطا کئے۔ جنہون نے گذشتہ زلزلہ کے بعد دہرم سالہ مین دب گئے تھے آدمیون کی جانین بچائی تھین۔ دوپہر شاہزادہ صاحب گوالیار کو چلے گئے اور بیگم لکھنؤ۔ ڈیرہ دون کے سیر کو چلی گئی۔

آغا خان ۔ پر ایک رشتہ دار عورت نے قریب دو لاکھ روپیہ کی نالش کی ہے۔ ورثہ مین پورا حصہ نہین ملا۔

نیا سکہ ۔ نکل کا جو ایک آنہ کا سکہ جاری ہوگا اس کا وزن ۶۰ گرین یعنی قریباً پونے ماشہ ہوگا۔

وائسرائے ۔ ۲۹ مارچ کو کلکتہ سے چلین گے۔ لکھنؤ آگرہ۔ اجمیر سے ہوکر سرگودہ اور مونا (ضلع شاہ پور) کو جائینگے پھر راولپنڈی اور پشاور سے ہوکر اختتام اپریل سے پہلے شملہ جائین گے۔

پاگل ۔ چند روز ہوئے لنشن کی ایک ریل مین ایک پاگل صاحب سوار ہوگئے۔ جو شکل و صورت مین مہذب اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہوجانے پر آپ انجیل پڑھنے اور دوزانو ہوکر رونے اور دعا مانگنے لگے۔ اُس کے بعد ہمراہی مسافرون کو گھیسے رسید کرنے شروع کئے۔ اتنے مین ٹرین سٹیشن پر پہونچی تو انہین گارڈ اپنی بریک مین لیگیا وہان انہون نے ہر ایک اسباب و پارسل پھینکنے کی کوشش کی منع کرنے پر گارڈ کا گلا پکڑلیا۔ گارڈ کا شور سن کر دوسرے مسافر مدد کو پہونچ گئے۔ نہین تو بیچارے کی جان ہی جاتی رہتی۔ آخر کار بمشکل تمام انہین پولیس کے حوالے کیا گیا۔ اور صاحب مجسٹریٹ نے پاگل خانہ بھجوادیا تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ یہ صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہین۔

پیرس مین مسجد ۔ فرانس کے صدر مقام پیرس مین عالیشان مسجد کی تعمیر کا امتحان ہو رہا ہے۔ اس کئی گورنمنٹ فرانس نے مفت زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ بندگاہ اور شہر کے متصل ایک ٹکڑا زمین کا چندا دیا گیا ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ فرانس سے درخواست کیگئی کہ اگر مفت نہین تو قیمتاً یہ اراضی دیجاوے

بادشاہ ایڈورڈ ۔ ہسپانیہ کے بادشاہ ایلفانسو کی شادی کے متعلق گفتگو کے واسطے بمقام بیارٹز واقع ملک جنوبی فرانس تشریف لیجائین گے۔

مراکو کانفرنس ۔ [illegible] نے جرمنی کی طرف بہت بیزاری ظاہر کی ہے اور بیان ہے۔ کہ جرمن کو چاہئے کہ فرانس کی باتون کو مان لے۔

مشنریون کے بکھیڑے ۔ بمقام نان چنگ واقعہ کیانگ سی امریکہ کے مشنریون پر حملہ ہوا اور ان کو تباہ کیا گیا۔ ایک کنبہ دو جوان اور دو بچے قتل ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اب امریکن جہاز لڑائی کو جاتا ہے۔ مشنری ہی ہر جگہ جنگ کا پیش خیمہ بنتے ہین۔

فوجی اصلاح ۔ پر لارڈ مورلے کا خط شائع ہوا بعض امور مین لارڈ کچنر کے برخلاف کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔